ترجمۂ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

مع حاشیہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

کو نصیحت وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ۱

وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ

اور انہیں قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر

أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

کہ ہم نے اتارا ۲ تو کیا تم اس کے منکر ہو اور بیشک ہم نے

إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ﴿٥١﴾

ابراہیم کو پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کر دی ۳ اور ہم اس سے خبردار تھے ۴

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي

جب اس نے اپنے باپ ۵ اور قوم سے کہا ۶ یہ مورتیں کیا ہیں جن کے

أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا

آگے تم آسن مارے ہو ۷ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی

عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي

پوجا کرتے پایا کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ

گمراہی میں ہو ۸ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی

مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ

کھیلتے ہو ۹ کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم

اور زمین کا جس نے انہیں پیدا کیا ۹ اور میں اس پر گواہوں

مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم

میں سے ہوں ۱۰ اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا ۱۱

۱۔ معلوم ہوا کہ خوف خدا وہ مفید ہے جو بغیر دیکھے ہو۔ دیکھ کر تو شیطان بھی ڈر لیتا ہے۔ اس نے بدر میں عذاب کے فرشتوں کو دیکھ کر کہا تھا۔ اِنِّیٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مگر یہ خوف اسے مفید نہ ہوا ۲۔ معلوم ہوا کہ قرآن شریف کا نام ذکر بھی ہے کیونکہ اس میں اگلے پچھلوں کا تذکرہ ہے نیز معاش و معاد کے احکام بھی قرآن شریف کے بتیس نام ہیں۔ (تفسیر نعیمی) ۳۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے سے پہلے (روح) یا حضرت ابراہیم کے بلوغ تک پہنچنے سے پہلے۔ یعنی آپ مادر زاد مومن متقی تھے۔ نبوت بہت عرصے کے بعد عطا ہوئی۔ ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی غیر راہ نہ چلے' نہ عقائد میں نہ اعمال میں۔ جو انہیں کسی وقت بھی شرک یا گنہگار مانے وہ اس آیت کا منکر ہے۔ کیونکہ رب نے یہاں خبر دی کہ ہم نے انہیں بچپن ہی میں ہدایت دی تھی۔ ہم انہیں جانتے تھے کہ یہ اس کے اہل ہیں۔ جس کی دستگیری رب فرمائے وہ گمراہ کیسے ہو سکتا ہے ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ مومنہ تھیں اسی لئے قرآن کریم میں ان کی والدہ کا ذکر ایسے موقعہ پر کبھی نہ آیا۔ کسی نبی کی ماں مشرکہ نہ ہوئیں۔ یہاں باپ سے مراد چچا ہیں۔ آپ کے والد تارخ اور چچا آزر تھے۔ آزر اس دن ہلاک ہوا جس دن آپ کو نمرودی آگ میں ڈالا گیا۔ اسی آگ کے ایک شعلے نے اسے فنا کر دیا۔ آپ نے اس کی ہلاکت کے بعد کبھی اس کے لئے دعائے مغفرت نہ کی اور اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت جب کی جبکہ آپ صاحب اولاد ہو چکے تھے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ' اب باپ' دادا' چچا سب کو کہتے ہیں مگر والد صرف باپ (تفسیر نعیمی) سورۃ انعام ۶۔ خیال رہے کہ بابل کے لوگ یعنی ابراہیم علیہ السلام کی قوم چاند' سورج' تارے' نمرود اور نمرود کی ہم شکل مورتیوں کی پجاری تھی۔ نمرود اپنے کو بڑا خدا اور ان چیزوں کو چھوٹے خدا کہتا تھا۔ لہٰذا آیات میں کوئی تعارض نہیں ۷۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ دینی معاملہ میں کسی کی رعایت نہیں' کسی کا احترام نہیں اگرچہ وہ رشتے یا عمر میں بڑا ہو۔ دوسرے یہ کہ دین میں تقیہ جائز نہیں۔ تیسرے یہ کہ دین میں کثرت رائے کا اعتبار نہیں۔ اگر تمام دنیا کہے کہ رب دو ہیں وہ جھوٹے ہیں پیغمبر سچے ہیں ۸۔ قوم نے یہ اس لئے کہا کہ انہیں اپنے حق پر ہونے کا یقین کامل تھا۔ توحید ان کے نزدیک بہت عجیب شے تھی ۹۔ کیونکہ عبادت کے لائق وہ ہے جو قدیم ازلی ابدی ہو خالق ہو۔ چاند' تارے مورتیاں اور نمرود میں یہ دونوں صفتیں موجود نہیں پھر وہ معبود کیسے ہو گئے۔ اطاعت و عبادت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اطاعت ہر بڑے کی ہو سکتی ہے۔ عبادت سب سے بڑے یعنی خالق کی ہو سکتی ہے ۱۰۔ یہاں گواہی سے شرعی گواہی مراد نہیں کیونکہ خود مدعی گواہ نہیں ہو سکتا آپ اس وقت توحید کے مدعی تھے۔